# علل الشرائع

(اردو)

للشیخ الصدوق

تالیف

الشیخ الصدوق أبی جعفر محمد بن علی
ابن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی

المتوفی سنہ ۳۸۱ھ

مترجم

مولوی سید امداد حسین صاحب
ممتاز الافاضل


ناشر

الکساء پبلیشرز

آر۔ ۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

رحمت اللہ بک ایجنسی
بالمقابل بڑا امام بارگاہ کھارادر کراچی


## انتساب

ان علم دوست خواتین و حضرات کے نام جو معصومین
علیہم السلام کے بتائے ہوئے احکامات کی معرفت چاہتے ہیں

| | |
|---|---|
| نام کتاب | علل الشرائع (اردو) |
| مؤلف | شیخ الصدوق علیہ الرحمہ |
| مترجم | مولوی سید حسن امداد صاحب ممتاز الافاضل |
| ناشر | الکساء پبلشرز R/159 سیکٹر 5-B-2 - نارتھ کراچی<br>فون : 645340 |
| کمپوزنگ | مہوش اردو کمپوزیٹر |
| اشاعت اول | ایک ہزار - (۱۹۹۲ء - ۱۴۱۳ھ) |
| قیمت | ۲۰۰ روپیہ |

ناشر

الکساء پبلیشرز

آر-۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی




بسم اللہ الرحمن الرحیم

## عرض ناشر

یہ فطرت انسانی ہے کہ انسان نامعلوم سے معلوم کی طرف لاعلمی کی تاریکیوں سے علم کی روشنی کی جانب اور عدم واقفیت سے واقفیت کی راہ پر گامزن ہونے کی جدوجہد میں ہر لحظہ ہر آن مصروف رہتا ہے اور اپنی اسی فطرت کی بناء پر انسان خلاؤں سے گذر کر چاند تک جا پہنچا ہے اسی طرح شاید وہ ایک دن کہکشاں کی بلندیوں کو پا جائے۔ یہ تو مادی دنیا کی باتیں ہیں۔ روحانی دنیا کے بھی ہزار ہا گوشے ہیں جن کا منکشف ہونا ابھی باقی ہے۔ اسی لئے مادی علوم کے ساتھ ساتھ روحانی علوم کا حاصل کرنا بھی حیات ابدی کے لئے بے حد ضروری ہے۔ یہ امر مسلم ہے کہ انسان کے دنیا میں دو طرح کے محسن ہوتے ہیں ایک وہ جو اس کے جسم کی نشو نما کرتے ہیں جیسے والدین، ڈاکٹر، حکیم وغیرہ۔ دوسرے وہ جو اس کی روحانی تعلیم و تربیت میں مدد کرتے ہیں جس کے لئے پروردگار عالم نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اور مرسلین مبعوث کئے ائمہ طاہرین علیہم السلام نے ہدایات کا فریضہ انجام دیا۔ ان کے علاوہ وہ بزرگ ہستیاں جنہوں نے اپنی تمام زندگی دین کی خدمت میں گذار دیں اور تعلیم و تدریس اور تالیف و تصنیف کا بار گراں اٹھاتے ہوئے احکام خداوندی اور اقوال رسولؐ اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کو ہم تک پہنچایا۔ ایسے ہی محسنوں میں ایک نام جناب شیخ الصدوق (سب سے زیادہ راست گو) علیہ الرحمہ کا بھی ہے یہ امام زمانہ کی دعا کے اثر سے ایران کے شہر قم میں ۳۰۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۳۸۱ھ میں وفات پائی۔ تقریباً (۳۰۰) تین سو کتابیں تالیف و تصنیف کیں۔ جن میں من لا یحضرہ الفقیہ جو مذہب حقہ کی کتب اربعہ میں سے ایک ہے بھی شامل ہے۔

روحانی علوم حاصل کرنے سے قلب انسانی کو سکون حاصل ہوتا ہے جو بلاشبہ ایک دولت بے بہا ہے اب یہ خود انسان پر منحصر ہے کہ وہ کون سا دین اور کون سا مذہب اختیار کرتا ہے۔ بہر حال کسی بھی دین و مذہب پر عمل پیرا ہونے کے لئے اس کی مبادیات اور ہدایات سے کماحقہ واقفیت ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دین کے پیروکار اپنے اپنے مذہب و مسلک اور عقائد کی اشاعت کے لئے جو کچھ کر سکتے ہیں کرتے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے اپنے دین کی تشہیر و ترویج کے لئے بنیادی کتب جو کہ زیادہ تر یونانی، عبرانی، عربی اور فارسی زبانوں میں تھیں دنیا کی مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ شائع کئے جن میں اردو بھی شامل ہے لیکن تراجم کے سلسلے میں اہل تشیع کی پیش رفت غالباً سب سے کم ہے۔ پاکستان کی حد تک چند ناشرین نے ضرور کچھ کام کیا ہے اور کچھ عرصہ سے ایران کے چند اداروں نے اردو تراجم شائع کرنے شروع کئے ہیں لیکن یہ سب مل کر بھی مذہب تشیع کی کل کتابوں کا عشر عشیر بھی نہیں ہوتے۔

زمانہ ہمیشہ بدلتا رہتا ہے ایک زمانہ تھا کہ عربی کتابیں عام طور پر ہر شخص سمجھ سکتا تھا اور حسب توفیق مستفیض ہوتا رہتا تھا۔ پھر فارسی کا دور آیا اور کتابیں عربی سے فارسی زبان میں ترجمہ ہوئیں۔ آج کل عربی اور فارسی پڑھنے اور سمجھنے والے بہت کم ہیں اور عوام الناس میں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اردو جو برصغیر کی مقبول ترین اور عام فہم زبان ہے پاک و ہند کے علاوہ دنیا کے دیگر ممالک میں بھی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس وقت دنیا میں اردو بولنے، پڑھنے اور سمجھنے والوں کی تعداد تقریباً بیس (۲۰) کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔ لہٰذا اس امر کی ضرورت محسوس کی گئی کہ مذہب حقہ کی بنیادی اور اہم کتب کا ترجمہ اردو زبان میں کرایا جائے۔ ہم پروردگار عالم کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتے ہوئے اس کا لاکھ لاکھ شکر بجا لاتے ہیں کہ اس نے چہاردہ معصومین علیہم السلام کے صدقے میں ہم کو اس کا اہل کیا اور یہ سعادت ہمارے حصہ میں

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

## باب (۹۲) خوش خلقی اور بد خلقی کا سبب

(۱) بیان کیا مجھ سے علی بن حاتم نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ابو عبداللہ ابن ثابت نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے عبداللہ بن احمد نے روایت کرتے ہوئے قاسم بن عروہ سے انہوں نے یزید بن معاویہ عجلی سے اور انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کے پاس جنت سے ایک حوریہ نازل فرمائی تو آپ نے اپنے دو لڑکوں میں سے ایک لڑکے کا نکاح اس حوریہ سے کردیا اور دوسرے لڑکے کا نکاح جنیہ سے فرمایا اور ہم لوگ سب کے سب ان ہی دونوں سے پیدا ہوئے چنانچہ انسانوں میں جتنے لوگ خوش شکل اور خوش خلق نظر آتے ہیں وہ حوریہ سے ہیں اور جتنے بد خلق نظر آتے ہیں وہ جنیہ سے ہیں اور ایسا نہیں ہے کہ آپ نے اپنے لڑکوں کا نکاح اپنی لڑکیوں سے کیا ہو۔

## باب (۹۳) وہ سبب جس کی بنا پر کسی شخص کا اپنی اولاد کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں کہ یہ بچہ نہ مجھ سے مشابہ ہے نہ میرے آباؤ اجداد سے

(۱) بیان کیا مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے کہ بیان کیا مجھ سے احمد بن ادریس نے روایت کرتے ہوئے محمد بن الحسین بن ابی الخطاب سے اور انہوں نے جعفر بن بشیر سے انہوں نے ایک شخص سے اور اس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بچے کو پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اس کے باپ سے لے کر حضرت آدمؑ تک کے درمیان تمام صورتوں کو یکجا کرتا ہے اور پھر ان میں سے کسی ایک شکل پر بچہ کو پیدا کرتا ہے لہذا کسی سے یہ کہنا ہرگز مناسب نہیں کہ یہ بچہ میرے یا میرے آباؤ اجداد میں سے کسی ایک کے مشابہ نہیں ہے

## باب (۹۴) وہ سبب جس کی بنا پر باپ کو اولاد سے جتنی محبت ہوتی ہے اتنی اولاد کو باپ سے نہیں ہوتی

(۱) بیان کیا مجھ سے جعفر بن محمد بن مسرور رحمہ اللہ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے حسین بن محمد بن عامر نے روایت کرتے ہوئے اپنے چچا عبداللہ بن عامر سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے ہشام بن سالم سے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا بات ہے کہ ہم لوگ اپنے دلوں میں جتنی محبت پاتے ہیں اتنی محبت ہماری اولاد کے دلوں میں ہم لوگوں کی محبت نہیں ہوتی؟ آپ نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ سب تم سے ہیں اور تم ان سے نہیں ہو۔

## باب (۹۵) بڑھاپے کا سبب اور اس کی ابتداء

(۱) میرے والد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بیان کیا مجھ سے سعد بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ایوب بن نوح نے روایت کرتے ہوئے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے حفص بن بختری سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے لوگ بوڑھے نہیں ہوا کرتے تھے سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ نے اپنی ریش مبارک میں ایک سفید بال بڑھاپے کا دیکھا تو عرض کیا پروردگار یہ کیا ہے؟ ارشاد ہوا کہ یہ وقار ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے عرض کیا یہ وقار ہے تو میرے اس وقار میں اور زیادتی کر۔



(۲) بیان کیا مجھ سے محمد بن حسن نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن حسن صفار نے روایت کرتے ہوئے عباس ابن معروف سے انہوں نے علی بن مہزیار سے انہوں نے حسین بن عمار سے انہوں نے نعیم سے اور انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن صبح کو حضرت ابراہیم نے اپنی ریش مبارک میں ایک سفید بال دیکھا تو کہا اس اللہ کی حمد ہو جو تمام عالمین کا پروردگار ہے اور جس نے مجھے اس عمر تک پہنچایا اور میں نے اس عرصے میں چشم زدن کے لئے بھی کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی۔

(۳) بیان کیا مجھ سے علی بن حاتم نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے جعفر بن محمد نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے یزید بن ہارون نے روایت کرتے ہوئے عثمان سے اور انہوں نے جعفر بن ریان سے انہوں نے حسن بن حسین سے انہوں نے خالد بن اسماعیل بن ایوب مخزومی سے انہوں نے جعفر بن محمد سے اور انہوں نے اسماعیل کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ اگلے زمانے میں لوگ عمر رسیدہ ہو جاتے تھے مگر ان کے سر کے بال سفید نہ ہوتے تھے اور کسی مجمع میں باپ اور بیٹے پہنچتے تو لوگ تمیز نہیں کرسکتے تھے کہ ان میں باپ کون ہے اور بیٹا کون ہے لوگوں کو پوچھنا پڑتا تھا کہ تم میں سے باپ کون ہے اور بیٹا کون ہے مگر جب حضرت ابراہیمؑ کا زمانہ آیا تو آپ نے دعا فرمائی کہ پروردگار تو مجھے بڑھاپا عطا کر تاکہ میں پہچانا جاسکوں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو نے بڑھاپا عطا کیا اور ان کے سر اور داڑھی کے بالوں میں سفیدی پیدا کردی۔

## باب (۹۶) انسانی طبائع و شہوات و خواہشات کے اسباب

(۱) بیان کیا مجھ سے محمد بن حسن نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن حسن صفار نے روایت کرتے ہوئے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اور انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے عمرو بن ابی مقدام سے انہوں نے جابر سے اور انہوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے آپ نے بیان کیا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب روئے زمین پر جن اور نسناس کو بستے ہوئے سات ہزار سال گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ایک مخلوق کو اپنے ہاتھ سے خلق فرمائے اور جب مشیت الٰہی یہ ہوئی کہ آدم کو پیدا کرے اور اس تقدیر و تدبیر کا ارادہ کرلیا جو آسمان و زمین کے اندر وہ کرنا چاہتا تھا اور اس کے علم میں تھا، تو اس نے آسمانوں کے پردے اٹھا دیئے اور ملائکہ سے کہا تم لوگ روئے زمین پر میری مخلوق جن و نسناس کو دیکھو اب جو ملائکہ نے نظر ڈالی تو یہ دیکھا کہ یہ سب معاصی میں مبتلا ہیں آپس میں خونریزی کر رہے ہیں اور ناحق زمین میں فساد پھیلا رہے ہیں تو یہ بات ان کو گراں گزری وہ غضبناک ہوئے اور اہل زمین کے حال پر افسوس کا اظہار کرنے لگے اور انہوں نے عرض کیا کہ پروردگار تو صاحب قوت و قدرت ہے صاحب جبر و قہر ہے تو عظیم الشان ہے اور یہ تیری مخلوق جو تیری زمین پر بستی ہے وہ کمزور و ذلیل ہے تیرے قبضے میں ہے تیرے دیئے ہوئے رزق پر عیش کر رہے ہیں ہر طرح کا سامان عافیت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اس کے باوجود یہ تیری نافرمانی کر رہے ہیں ایسے ایسے عظیم گناہ کر رہے ہیں تجھے تاسف نہیں آتا یہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں یا کہتے ہیں اسے دیکھ کر یا سن کر تجھے غصہ نہیں آتا۔ ان کو سزا نہیں دیتا۔ بہر حال تیرے متعلق تو ان لوگوں کی یہ باتیں ہم لوگوں پر بے حد گراں گزری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جب ملائکہ کی یہ باتیں سنیں تو ارشاد ہوا کہ میں زمین والوں پر اپنا ایک نائب اور خلیفہ بنانے والا ہوں۔ اور وہ ان لوگوں پر میری مخلوق میں میری زمین پر میری حجت ہوگا۔ ملائکہ نے عرض کیا اے پاک پروردگار تو اس زمین پر ایسے کو خلیفہ بنائے گا جو اس میں فساد برپا کرے اور اس میں خونریزی کرے حالانکہ ہم لوگ تیری حمد کی تسبیح پڑھتے اور تیری تقدیس کا اقرار کرتے ہیں۔ پس ہم لوگوں میں سے کسی کو خلیفہ بنا۔ ہم لوگ نہ زمین میں فساد برپا کریں گے اور نہ خونریزی کریں گے تو اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے ملائکہ میں وہ سب کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں اپنے ہاتھ سے ایک مخلوق پیدا کروں جس کی ذریت کو میں انبیاء مرسلین، صالح بندے اور ہدایت یافتہ آئمہ قرار دوں اور انہیں اپنی زمین پر میں اپنی مخلوق پر اپنا خلیفہ بناؤں جو ہمارے بندوں کو گناہوں سے منع کریں۔ انہیں عذاب سے ڈرائیں

میری اطاعت کی طرف ہدایت کریں اور میرے راستے پر سب کو چلائیں تاکہ حجت تمام ہو اور ان کو ڈرایا جائے اور میں نسناس کی اپنی زمین میں سے بیخ کنی کروں گا اور نافرمان و سرکش جنوں کو اپنی اس مخلوق سے ہٹا کر انہیں ہوا یا زمین کے دور دراز حصوں میں ساکن کروں گا تاکہ وہ ہماری اس مخلوق کی ہمسایہ نہ رہیں اور جنوں کے درمیان اور اپنی اس مخلوق کے درمیان پردہ ڈال دوں گا تاکہ ہماری یہ مخلوق نہ جنوں کو دیکھ سکے نہ ان سے مانوس ہوں نہ ان سے مخلوط ہوں اور نہ ان کے ساتھ اٹھیں بیٹھیں۔ بس اب میری اس مخلوق کی نسل میں سے جس کو ہم نے منتخب کیا ہے اور جن کو ہم ان نافرمانوں اور سرکشوں کی جگہ ساکن کریں گے اور اگر وہ میری نافرمانی کرے گی تو اس کا حشر بھی وہی کریں گے جو ان نافرمانوں کا کریں گے۔ ملائکہ نے عرض کیا پروردگار تو جو چاہے وہ کر اس لئے کہ ہم لوگوں کو تو بس اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں بتایا ہے۔ بے شک تو ہی صاحب علم و صاحب حکمت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے ملائکہ میں خلق کرنے والا ہوں ایک بشر کو گیلی مٹی سے تو جب میں اسے درست کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو اس کے سامنے سجدہ کے لئے جھک جانا اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم حضرت آدمؑ کے متعلق حضرت آدمؑ کی خلقت سے پہلے ہی ملائکہ کو دے دیا تھا تاکہ اللہ کی طرف سے ان پر حجت قائم رہے۔

آپ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے آب شیریں و خوشگوار سے ایک چلو لیا اور اس کو خوب متفاوہ بستہ ہو گیا تو اس سے کہا میں تجھ سے انبیاء و مرسلین و عباد صالحین و آئمہ مہتدین اور جنت کی طرف دعوت دینے والوں اور ان کے متبعین کو تاحیات پیدا کرتا رہوں گا مجھے کسی کی پرواہ نہیں اور جو کچھ میں کروں مجھ سے پوچھنے والا کوئی نہیں بلکہ ان ہی لوگوں سے باز پرس کی جائے گی یعنی مخلوقات سے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آب تلخ و نمکین سے ایک چلو لیا اور اسے متفاو بستہ ہو گیا تو اس سے فرمایا کہ میں تجھ سے جباروں، فرعونوں، سرکشوں، شیاطین کے بھائیوں اور جہنم کی طرف دعوت دینے والوں اور ان کی پیروی کرنے والوں کو قیامت تک پیدا کرتا رہوں گا اور مجھے کسی کی پرواہ نہیں اور جو کچھ میں کروں مجھ سے کوئی باز پرس کرنے والا نہیں بلکہ ان ہی سے باز پرس کی جائے گی۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں بداء کی شرط لگائی مگر اصحاب یمین میں بداء کی شرط نہیں لگائی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دونوں پانیوں کو ملا دیا اور ان دونوں کو متحد کر کے اپنے عرش کے سامنے ڈال دیا۔ اور اب وہ دونوں پانی مٹی کے جوہر تھے۔ پھر شمال و جنوب و مشرق و مغرب چاروں طرف کے ملائکہ کو حکم دیا کہ اس کو ٹھیک کریں ان پر ہلکی ہلکی ہوائیں چلائیں انہیں ریزہ ریزہ کریں اور انہیں بکھیر دیں اور ان میں چار طرح کے طبائع ڈال دیں یعنی ریح و صفرا سودا، بلغم و خون، پس شمال و جنوب مشرق و مغرب کے ملائکہ اس پر چلے پھرے اور اس میں چاروں طبائع ڈال دیئے۔ پس بدن کے اندر ریح شمال کے ملائکہ کی طرف سے اور بلغم مشرق کے ملائکہ کی طرف سے اور سودا مغرب کے ملائکہ کے طرف سے اور خون جنوب کے ملائکہ کی طرف سے پیدا ہو گیا۔ خلقت تمام ہوئی اور بدن کامل ہو گیا۔ پس ریح کی وجہ سے اس میں جب حیات اور طول امل و حرص لازم ہو گیا اور بلغم کی وجہ سے کھانے پینے کی خواہش اور نرمی رفق لازم ہوا اور سودا کی وجہ سے غصہ، سفاہت، شیطنیت، تجبر و تمرد و عجلت لازم ہوا اور خون کی وجہ سے اس میں عورتوں کی محبت و لذت، افعال حرام و شہوت لازم آئی عمرو کا بیان ہے کہ مجھے جابر نے بتایا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا میں نے یہ حضرت علی علیہ السلام کی کتابوں میں سے ایک کتاب میں تحریر کیا ہوا پایا۔

(۲) میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا مجھ سے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے سعد بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے احمد بن ابی عبداللہ نے انہوں نے روایت کی متعدد لوگوں سے اور ان لوگوں نے ابی طاہر بن حمزہ سے انہوں نے حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ انسانی طبائع چار ہیں ان میں سے ایک بلغم ہے اور یہ جنگجو دشمن ہے دوسرا خون ہے اور یہ غلام ہے مگر کبھی کبھی غلام اپنے مالک کو قتل کر دیتا ہے تیسرے ریح جو بادشاہ ہے اور ان کو چلاتا ہے۔ چوتھے سودا اس پر افسوس ہے افسوس۔ جب زمین پر زلزلہ آتا ہے تو اس پر کی ہر شے زلزلہ کی نذر ہو جاتی ہے۔

(۳) بیان کیا مجھ سے محمد بن حسن رحمہ اللہ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن حسن بن صفار نے روایت کرتے ہوئے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اور انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی سے انہوں نے ابی جمیلہ سے انہوں نے ایک شخص سے اور اس نے حضرت امام ابو



جعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جگر میں غلظیت (گاڑھا پن یا سختی) ہوتی ہے۔ پھیپھڑے میں حیات ہوتی ہے اور عقل کا مسکن قلب ہے۔

(۴) بیان کیا مجھ سے محمد بن موسیٰ بن متوکل نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے عبداللہ بن جعفر حمیری نے روایت کرتے ہوئے محمد بن حسین سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے ہمارے بعض اصحاب سے ایک مرفوع حدیث کی روایت کی کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی طینت کو خلق کیا تو ہر چار طرف کی ہواؤں کو حکم دیا کہ وہ اس پر چلیں تو ہوائیں چلیں اور ہر ایک ہوا کی طبیعت و خصوصیت طینت آدمؑ نے حاصل کر لی۔

(۵) بیان کیا مجھ سے علی ابن احمد رحمہ اللہ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن ابی عبداللہ کوفی نے روایت کرتے ہوئے موسیٰ بن عمران نخعی سے انہوں نے اپنے چچا حسین بن یزید سے انہوں نے اسماعیل ابن ابی زیاد سکونی سے انہوں نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ انسان آگ کی وجہ سے کھانے اور پینے لگا اور نور کی وجہ سے دیکھنے اور کلام کرنے لگا اور ہوا کی وجہ سے سننے اور سونگھنے لگا اور پانی کی وجہ سے کھانے اور پینے کی لذت حاصل کرنے لگا اور روح کی وجہ سے حرکت کرنے لگا۔ اگر اس کے معدہ میں آگ نہ ہوتی تو جو کچھ کھاتا وہ ہضم نہیں ہوتا یہ فرمایا کہ پھر کھانا اور پینا اس کے پیٹ میں خشک پڑا رہ جاتا۔ اور اگر ہوا نہ ہوتی جو آگ اس کے معدہ میں ہے مشتعل نہ ہوتی تو اس کے معدہ کو جلا ڈالتی اور اگر نور نہ ہوتا تو وہ نہ دیکھ سکتا اور نہ سمجھ سکتا اگرچہ صورت اس کی مٹی کی ہے مگر اس کے جسم میں ہڈیوں کا ڈھانچہ ہے جیسے اس پر کوئی درخت ہو اور اس کے جسم میں خون جیسے زمین میں پانی ہو جس طرح زمین بغیر پانی کے قائم نہیں رہ سکتی اسی طرح انسان کا جسم بغیر خون کے قائم نہیں رہ سکتا اور ہڈی کا گودا اور حقیقت خون کا مکھن و بالائی جھاگ ہے۔ پس اس طرح انسان دنیا و آخرت کی چیزوں سے مل کر پیدا ہوا ہے اور جب تک اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جمع رکھے گا زمین پر وہ باحیات رہے گا اس لئے کہ وہ آسمان سے زمین پر نازل کیا گیا ہے اور جب اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جدا کر دے گا تو یہی جدائی ہے آخروی ہوئی چیز آسمان کی طرف واپس چلی جائے گی۔ پس زمین میں اس کی حیات اور آسمان میں اس کی موت ہے اس لئے کہ جسم و روح دونوں جدا ہو جائیں گے اب روح اور نور دونوں اپنی سابقہ منزل پر پہنچ جائیں گے اور جسم یہیں چھوٹ جائے گا اس لئے کہ یہ دنیاوی چیز ہے بلکہ جسم دنیا میں مٹ جائے گا اس لئے کہ ہوا پانی کو جذب کرے گی تو وہ خشک رہ جائے گی اور اب صرف مٹی باقی رہ جائے گی اور وہ چند دنوں میں بوسیدہ ہو کر چور چور ہو جائے گی اور ہر چیز اپنی سابق اصل کی طرف واپس ہو جائے گی اور روح حرکت کرتی ہے نفس کے ذریعہ اور نفس میں حرکت ہوتی ہے ریح کے ذریعہ۔ پس مومن کا نفس جو نور ہے اس کی تائید عقل سے ہوتی ہے اور کافر کا نفس جو نار ہے اس کی تائید چالاکی و مکر و فریب سے ہوتی ہے تو یہ صورت نار کی ہے اور یہ صورت نور کی ہے اور موت مومن بندوں کے لئے اللہ کی رحمت ہے اور کافروں کے لئے عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ دو طرح کی سزا دیتا ہے ایک سزا جس کا تعلق روح سے ہے اور دوسری سزا یہ کہ بعض لوگوں کو بعض پر مسلط کر دیتا ہے۔ روحانی سزا بیماری اور فقر و افلاس ہے اور کسی کا کسی پر مسلط ہو جانا یہ عذاب و سزا ہے اسی بنا پر اللہ تعالیٰ کا قول ہے وکذٰلک نولی بعض الظلمین بعضاً بما کانو یکسبون (اور اسی طرح ہم ظالموں کو ان کے اعمال کے سبب جو وہ کرتے تھے ایک دوسرے پر مسلط کر دیتے ہیں) سورۃ انعام۔ آیت نمبر ۱۲۹ پس اگر روح کا گناہ ہے تو اس کے لئے بیماری اور فقر ہے اور کسی ظالم کا مسلط ہو جانا یہ سزا ہے اور مومن کے لئے یہ سزا دنیا میں ہی دے دی جاتی ہے اور کافر کے لئے یہ سزا دنیا میں ہے پھر آخرت میں اس کے لئے بدترین عذاب بھی ہے اور یہ ساری سزا بغیر گناہوں کے نہیں ہوگی اور گناہ کیا ہے؟ بری خواہشات یہ اگر مومن کی طرف سے ہے تو اس کا شمار خطا و نسیان میں ہوگا اور اگر کافر کی طرف سے تو اس کا شمار دیدہ و دانستہ عمداً۔ انکار حد سے تجاوز اور حسد میں ہوگا چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (کفاراً حسداً من عند انفسھم (یہ صرف حسد کی وجہ سے ہے جو ان کے دلوں میں ہے) سورۃ بقرہ۔ آیت نمبر ۱۰۹۔

(۶) بیان کیا مجھ سے محمد بن موسیٰ بن متوکل نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے عبداللہ بن جعفر حمیری نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ